نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — قیمت سالیانہ معہ محصول ے

نمبر ۷- جلد ۸ — لودیانہ ۱۲- فروری ۱۸۸۰ء — قیمت فی پرچہ پائی

گلدستۂ اخبارات

افغانستان میں بغاوت کا بازار گرم ہی = **شاہ ایران** اپنا ایک قاصد یورپ میں بھیجنا چاہتے ہیں = **بمبئی** سے بہت سی فوج افغانستان میں منگائی گئی ہی = **روسی فوج** کی تعداد بقول انگریزی اخبار بیس لاکھ سے زیادہ ہی = **باشندگان** کارس نے پھر دفعتاً روسیوں کے برخلاف ہتھیار اُٹھائے ہیں = **لاہور** میں ایک گرجا بنانے کے لئے مہاراجہ صاحب کشمیر نے دس ہزار روپیہ کی لکڑی دینی منظور کی ہی- شاباش = **کمانڈر انچیف** افواج ہند افغانستان کو جنگی لاٹ بنکر جائینگے = **اخبارات** روس اسبات کو ناپسند کرتے ہیں کہ ہرات پر ایران بزیر حمایت انگلستان قبضہ کرے = **ایک** جہاز کے افسر اعلیٰ نے رنگون کے سفر میں بندوق سے گولی کھاکر خودکشی کی = **غزنی** میں یہہ افواہ زبان زد خاص وعام ہی کہ شاہ ایران نے ہرات پر قابض ہونے کی غرض سے ایوبخان کو اس مضمون کا مراسلہ لکھا ہی کہ قندھار کو انگریزوں سے بیشک چھین لو اور کابل پر فوراً حملہ کردو = **محمد** سردار خان اور میر عبدالقادر خان نے باشندگان کوہستان کے نام حکمنامے جاری کئے ہیں کہ انگریزی کیمپ کابل میں رسد ہرگز نہ بھیجیں = **روس** میں کونٹ شویلاف کے مکان کو فرقہ نہلسٹ نے آگ لگادی = **غزنی** پر اب حملہ ہونیوالا ہی کیونکہ جنرل رابرٹس صاحب نے ایک بھاری توپخانہ طلب کیا ہی = **امیر یعقوبخان** ملوآئندہ میں مرہٹہ سے کوہ منصوری پر بھیجے جائینگے = **محمد جان** کے پاس باغی اور جہادی لوگ کثرت سے جمع ہوتے جاتے ہیں اور محمد جان کے پاس اسوقت اسّی لاکھ روپیہ موجود ہی = **مہمندیوں** کے پاس فی الحال ستر ہزار جنگی آدمی معہ بندوقوں کے شمار کئے جاتے ہیں مگر ابھی خاموش ہیں = **انگلستان** اور امریکہ کے درمیان ۲۴ لاکھ ۶ ہزار خطوط اور ۲۹ لاکھ اخبار دنکی آمد رفت ہوتی ہی = **سنگو خیل** اور شنواری لوگوں نے جلال آباد کے گرد نواح میں فساد کو تازہ کردیا ہی = **مہمندی** لوگ جلال آباد اور لالپورہ کے نواح میں بغاوت کے لئے لوگوں کو اُبھارتے ہیں = **کابل** میں یہہ خبر مشہور ہوئی ہی کہ محمد جان کابل پر حملہ بہت جلد کرنے والا ہی = **خیبر** میں بالکل امن ہی = **ملا خلیل** باجور کیطرف لوگوں کو انگریزوں کی مخالفت کے لئے اکسانے گیا ہی = **سوات** کے بہت لوگ ملا خلیل کے پیرو ہوتے جاتے ہیں = **پشاور** سے جو پولیس واسطے انتظام کے کابل گئی تھی واپس چلی آئی ہی = **شاہ روس** کو اپنے خوابگاہ میں ایک گمنام خط ملا ہی جسکا مضمون یہہ ہی کہ پانچویں دفعہ بھی تمہاری قسمت نے تمکو موت سے بچالیا اب چھٹی دفعہ کے لئے خبردار رہنا = **انبالہ** اور کالکا کے درمیان ریل بننے کی بخنۃ تجویز ہوگئی ہی = **قسطنطنیہ** میں ایک بڑا مدرسہ تعلیم نسوان کے لئے جاری ہونیوالا ہی- اب تو سوجھی = **بنگال** کے بعض مقامات میں موسم سخت گرم ہوگیا ہی = **اودہ** اخبار کی درخواست ہی کہ مسخرے اخباروں کو بند کردینا واجب ہی +

نورافشاں

—— اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ مطبوعہ ۱۰ فروری میں لکھا ہے کہ یکم فروری کو محمد جان و محمد موسیٰ مقام غزنی میں انتظاری کر رہے تھے کہ جو سپاہی ہماری امداد کے لئے ترکستان و ہرات سے آنیوالے ہیں سو ابھی تک کوئی سپاہی نہیں پہونچا۔ اسلئے محمد جان نے ایک اشتہار شایع کیا ہے جسکا مطلب یہہ ہے کہ ہم ۲۲ فروری تک انگریزوں پر حملہ نہیں کرینگے۔ کیونکہ اوّل تو ماہ صفر میں کسی پر حملہ کرنا جائز نہیں ہے۔ دوم جو فوج ترکستان و ہرات سے ہمارے پاس بطور امداد کے آنیکی وہ نہیں پہونچی۔ سو یقین کہ بعد ماہ صفر کے وہ فوجیں ہمارے پاس آجائنگی پھر ہم انگریزوں پر حملہ کرینگے +

اور محمد طاہر خان معہ سواران و پیادگان مقام میدان میں موجود ہے اور کہتے ہیں کہ بہادر خان بھی اُسکے ساتھ ہے اور اُنکا ارادہ ہے کہ انگریزوں پر حملہ کیا جاوے۔ سردار محمد حسن خان معہ غلام حیدر خان کے علاقہ لوگر میں فوج کو بھرتی کر رہے ہیں اور ارادہ کرتے ہیں کہ محمد جان کے ساتھ جاویں۔ میر بچہ و شاہ پسند خان مقام سانگان میں معہ دو ہزار سوار و دو ضرب توپ لیکر پہونچے ہیں +

اس کیفیت سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ تا حال افغانستان میں برابر فتور برپا ہوتا چلا جاتا ہے کیونکہ جس وقت ہماری فوج کابل پر دھاوا کر گئی تھی تو اُسوقت کوئی سردار ہمارا مخالف نہ تھا مگر جب سے امیر یعقوب خان گرفتار ہوا ہے محمد جان ملک کو بغاوت کی ترغیب دے رہا ہے اگر محمد جان اسیطرح باغی رہا تو ہماری سرکار کو ابھی کچھ عرصہ تک وہاں کام کرنا پڑیگا +

ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر بعد اختتام موسم سرما ایک بھاری جنگ افغانوں سے کیا جاوے تو ضرور اُنکو شکست فاش ملیگی تو کچھ امن کی امید ہوگی +

—— ہم بہت عرصے سے دیکھ رہے ہیں کہ اہل اسلام بعض بعض اخبارات میں خداوند مسیح اور اُسکے کلام پر تعصب کے تنقید سے حملہ کرتے رہتے ہیں۔ یہانتک کہ وہ بعض اخبار اسی کام کے لئے مخصوص ہیں۔ مگر جہانتک ہم نے غور کیا تو یہی دیکھا کہ کلام خدا کے جھٹلانیکے لئے کسی اہل اسلام نے آجتک کوئی نیا ثبوت پیش نہیں کیا بلکہ وے اعتراضات اہل اسلام کیطرف سے ہوتے ہیں جو مسیح کے جسمانی زمانہ میں اہل یہود کی طرف سے مسیح پر ہوا کرتے تھے چونکہ مسیح نے اُن اعتراضات کا جواب یہودیوں کو خود ہی دیدیا ہے اسلئے اب ہم یہودیوں کے اعتراضات اور مسیح کے جواب ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ اہل اسلام غور سے ملاحظہ فرماویں کہ خداوند نے اپنے معترضوں کو کیا جواب دئے تھے ہم اہل اسلام کی خدمت میں صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ جو صاحب ہمکو مخاطب کر کے خدا کے کلام پر اعتراض کرتے ہیں سو وے اعتراض ہم پر عاید نہیں ہوتے بلکہ خدا پر ہوتے ہیں پس جو خدا پر اعتراض کرتا ہے اُسکے حق میں جو کچھ ہوگا وہ ہمکو معلوم ہے +

میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں جو کہ دروازے سے بھیڑخانے میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اور طرف سے اوپر چڑھ جاتا ہے وہ چور اور بٹمار ہے۔ لیکن جو دروازے سے داخل ہوتا ہے بھیڑوں کا گڈریا ہے۔ اُسکے لئے دربان کھولتا ہے اور بھیڑیں اُسکی آواز سنتی ہیں اور وہ اپنی بھیڑوں کو نام بنام بلاتا ہے اور اُنہیں باہر لیجاتا ہے۔ اور جب وہ اپنی بھیڑوں کو باہر نکالتا ہے تو اُنکے آگے آگے چلتا ہے اور بھیڑیں اُسکے پیچھے ہولیتی ہیں کیونکہ وے اُسکی آواز پہچانتی ہیں اور وے بیگانہ کے پیچھے نہیں جاتیں بلکہ اُس سے بھاگتی ہیں اسلئے کہ بیگانوں کی آواز نہیں پہچانتیں۔ یسوع نے یہہ تمثیل اُنہیں کہی لیکن وے نہ سمجھے کہ یہہ کیا باتیں تھیں جو وہ اُنسے کہتا تھا۔ تب یسوع نے اُنہیں پھر کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں۔ سب جتنے مجھ سے آگے آئے چور اور بٹمار ہیں پر بھیڑوں نے اُنکی نہ سنی۔ دروازہ میں ہوں اگر کوئی شخص مجھ سے داخل ہو تو نجات پاویگا اور اندر باہر آئے جائیگا اور چراگاہ پاویگا۔ چور نہیں آتا مگر چرانے اور قتل کرنے اور ہلاک کرنیکو۔ میں آیا ہوں تاکہ وے زندگی پاویں اور زیادہ حاصل کریں۔ اچھا گڈریا میں ہوں اچھا گڈریا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔ پر مزدور اور وہ جو گڈریا نہیں اور بھیڑوں کا مالک نہیں بھیڑئے کو آتے دیکھکر بھیڑوں کو چھوڑ دیتا ہے اور بھاگ جاتا ہے اور بھیڑیا اُنہیں پکڑتا ہے اور بھیڑوں کو پراگندہ کرتا ہے۔ مزدور بھاگتا ہے کیونکہ وہ مزدور ہے اور بھیڑوں کے لئے فکر نہیں کرتا۔ اچھا گڈریا میں ہوں اور اپنیوں کو پہچانتا ہوں اور میری مجھے جانتی ہیں جسطرح سے باپ مجھے جانتا ہے اُسیطرح میں باپکو جانتا ہوں اور میں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑخانے کی نہیں ضرور ہے کہ میں اُنہیں بھی لاؤں اور وے میری آواز سنینگی اور ایک ہی گلہ اور ایک ہی گڈریا ہوگا۔ باپ مجھے اسلئے پیار کرتا ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ میں اُسے پھر لوں۔ کوئی شخص اُسے مجھ سے نہیں لیتا پر میں اُسے آپ سے دیتا ہوں مجھے اختیار ہے کہ اُسے دوں اور مجھے اختیار ہے کہ اُسے پھر لوں۔ یہہ حکم میں نے اپنے باپ سے پایا +

تب یہودیوں کے بیچ ان باتوں کے سبب پھر اختلاف ہوا۔ اور بہتوں نے اُنمیں سے کہا کہ اُسکے ساتھ ایک دیو ہے اور وہ سڑی ہے تم اُسکی کیوں سنتے ہو۔ اوروں نے کہا یہہ باتیں اُسکی نہیں جسمیں دیو ہے۔ کیا دیو اندھے کی آنکھیں کھول سکتا ہے +

یروشلم میں تجدید کی عید ہوئی اور جاڑے کا موسم تھا۔ اور یسوع ہیکل کے اندر سلیمانی اُسارے میں پھرتا تھا۔ تب یہودیوں نے اُسے گھیرا اور اُس سے کہا کہ تو کب تک ہمارے دلکو ادھر میں رکھیگا۔ اگر تو مسیح ہے تو ہمکو صاف کہدے۔ یسوع نے اُنہیں جواب دیا کہ میں نے تو تمہیں کہا اور تم نے یقین نہ کیا جو کام میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں یہہ میرے گواہ ہیں لیکن تم ایمان نہیں لاتے کیونکہ جیسا میں نے تمہیں کہا تم میری بھیڑوں میں سے نہیں۔ میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں اور میں اُنہیں جانتا ہوں اور وے میرے پیچھے چلتی ہیں۔ اور میں اُنہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وے کبھی ہلاک نہ ہونگی اور کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لیگا۔ میرا باپ جسنے اُنہیں مجھے دیا ہے سب سے بڑا ہے اور کوئی اُنہیں میرے باپکے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا۔ میں اور باپ ایک ہیں۔ تب یہودیوں نے پھر پتھر اُٹھائے کہ اُسے پتھراؤ کریں۔ یسوع نے اُنہیں جواب دیا کہ میں نے اپنے باپکی طرف سے بہت سے اچھے کام تمہیں دکھائے میں اُنمیں سے کس کام کے لئے تم مجھے پتھراؤ کرتے ہو۔ یہودیوں نے اُسے جواب دیا اور کہا کہ ہم تجھے اچھے کام کے لئے نہیں بلکہ اسلئے تجھے پتھراؤ کرتے ہیں کہ تو کفر بکتا ہے اور انسان ہوکے اپنے تئیں خدا بناتا ہے۔ یسوع نے اُنہیں جواب دیا کیا تمہاری شریعت میں یہہ نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا تم خدا ہو۔ جبکہ اُسنے اُنہیں جنکے پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا اور ممکن نہیں کہ کتاب باطل ہو۔ تم اُسے جسے خدا نے مخصوص کیا اور جہان میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے کہ میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں۔ اگر میں اپنے باپکے کام نہیں کرتا تو مجھپر ایمان نہ لاؤ۔ لیکن اگر میں کرتا ہوں تو اگرچہ مجھپر ایمان نہ لاؤ تو بھی کاموں پر ایمان لاؤ تاکہ تم

مضمون کی بیچ کی تحمیں۔ اور دو سال بہت سے ... ایمان لائے +

[illegible]



جگہہ دیویں - تاکہ یہہ نیازمند آپکی مدد سے کسی کامل رہبر کی ہدایت سے رہبری پاکر اپنے خالق کو پہچانے +

آپکا نیازمند سائل بہادر سنگھ
نایب مدرس مدرسہ دیناںگر

ای پنڈت صاحبان و پادریصاحبان و مولویصاحبان وغیرہ ہادیان و مرشدان ہر مذاہب اِس احقر العباد کے دلپر جو اعتراض چھائے ہوئے ہیں اُنکو براہ ہمدردی رد فرماکر راہ راست کی راہنمائی فرماویں - بقول سعدی - ہر انکس کہ عیب نگویند پیش - ہنرواند از جاہلی عیب خویش - شاید میرے دلمیں جو خیال سمایا ہوا ہی غلط ہو اور اسی غلطی میں دم نکل جائے +

۱- میرے نزدیک نہ کوئی خاص کتاب اور نہ کوئی شخص خاص خدا کیطرف سے ہدایتاً مقرر ہی یعنے نہ تو بیدہی خاص خدا کیطرف سے ہماری ہدایت کے لئے دنیا میں پیدا ہوئے اور نہ قرآن اور توریت و انجیل و زبور وغیرہ وغیرہ - کیونکہ اگر اُن میں سے کسیکو بھی خدا کیطرف سے مانا جاوے تو اُن ہی کتابوں میں جو خدا کے اوصاف مندرج ہیں اُنمیں فرق آجاتا ہی - یعنے اِن سب میں لکھا ہی کہ خدا قادر مطلق ہر جگہہ حاضر و ناظر - سب سے زبردست - غیب دان - وغیرہ ہی - صاحبو میں آپ لوگوں کی خدمت بابرکت میں بعد عجز و نیاز گذارش پرداز ہوں کہ اگر اِن کتابوں میں سے کسیکو سماوی مانا جاوے تو ظاہر ہی کہ خدا کا منشا اِس کتاب کے پیدا کرنے سے یہہ ہی کہ میری مخلوق اُسکو پڑھے اور اُسپر عمل کرے - اور ایسا ہی پیغمبر یا اوتار کے پیدا کرنے سے خدا کا منشا رپایا جاتا ہی کہ لوگ اُسکی پیروی کریں لیکن نہ تو کل مخلوق ایک کتاب پر عمل کرتی ہی اور نہ ایک پیغمبر کے پیرو یعنے دنیا میں ہزارہا عقائد کے لوگ موجود ہیں - پس جائے غور ہی کہ اگر کوئی کتاب یا کوئی شخص خاص خدا کیطرف سے مقرر ہوتا تو کیا یہہ ممکن تھا کہ مخلوق اُن کے احکاموں پر نہ چلتی اگر یہہ ممکن ہی تو کیا قادر مطلق کے یہی معنے ہیں کہ جو بات خدا کو اپنی منظور ہو تو وہ خلقت سے ظہور میں نہ آوے - ہرگز نہیں صاحبو اپنی طرف ہی خیال کرلو کہ اگر ہم کسی بات کو کرنا چاہیں بشرطیکہ ہمکو اسکے کرنے کی توفیق حاصل ہو تو وہ فوراً کر لیتے ہیں - پس خدا جو سب کا خالق و مالک ہی اگر کوئی بات کرنی چاہے تو کون کہہ سکتا ہی کہ وہ نہ ہو اِس سے ثابت ہوا کہ کوئی کتاب خاصکر خدا کیطرف سے نہیں ہی اور نہ کوئی پیغمبر ہی ہی +

جواب سایل کا اعتراض بیجا ہی کیونکہ خدا کا کلام گنہگاروں کے فایدہ کے لئے ہی یعنے اُن کے فایدہ کے واسطے جو خدا کو نہیں مانتے - اور اُس کی خاص شریعت کا یہی مطلب ہی کہ گنہگار اپنے گناہ سے واقف ہو - اِس لئے انجیل میں لکھا ہی کہ کوئی آدمی شریعت پر عمل کرنے سے خدا کے سامھنے راستباز نہ ٹھہریگا کیونکہ شریعت کے وسیلہ سے گناہ کی پہچان ہی ہی دیکھو خط رومیوں ۳ باب ۲۰ آیت +

(ایڈیٹر)

۲- ظاہر ہی کہ کوئی شے اپنے آپکو آپ نہیں بنا سکتی اُسکے بنانیوالا کوئی دوسرا شخص ضرور ہونا چاہئے پس خلقت کا خالق بھی ضرور ہی - اور یہہ بھی ظاہر ہی کہ ہر شی پیداشدہ کے لئے چار علتیں ضرور ہیں - علت مادی یعنے جس سے وہ شی بنائی گئی ہی - علت فاعلی یعنے جسنے اُسکو بنایا ہی - علت صوری یعنے جس شکل کی وہ چیز بنائی گئی ہی - علت غائی یعنے جس مطلب کے واسطے وہ چیز بنائی جاوے مثلاً چارپائی کیطرف خیال کرلو کہ علت مادی بان اور لکڑی - علت فاعلی اُسکے بنانیوالا - علت صوری جس شکل کی بنائی جاویگی علت غائی اُسپر سونا ہی - علی ہذا القیاس - اِنسان کو جو خدا نے پیدا کیا ہی تو اُسکے واسطے بھی چار علتیں ضرور ہیں - مگر علت غائی اِنسان کے پیدا ہونے کے سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جان سکتا - البتہ اتنا ضرور ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو جو فعل تا دم مرگ کسی متنفس سے ظہور میں آئے وہ اُنہیں کے لئے دنیا میں پیدا ہوا یعنے جو کام خدا نے اِس سے کرانا چاہا وہی اُس سے وقوع میں آیا - شاید کوئی اعتراض کرے کہ کیا چوری و زناکاری وغیرہ بد افعال بھی خدا نے ہی کرائے اُسکا جواب یہہ ہی کہ بیشک خدا نے ہی کرائے - کیونکہ ہم سب اِس بات کے قایل ہیں کہ علت غائی اِنسان کے پیدا ہونیکی سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا - ہم کیا جانتے ہیں کہ جن افعالوں کو ہم بُرا سمجھتے ہیں خدا نے اُن سے کیا فایدہ اُٹھایا - جیسا کہ حضرت عیسیٰ مسیح کا صلیب پر چڑھایا جانا ہر ایک کی نظر میں بُرا تھا مگر خدا نے بموجب انجیل اُسمیں فایدہ سونچا تھا - نیز میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ جبکہ خدا سب جگہہ حاضر و ناظر ہی اور خدا چاہتا بھی نہیں کہ کوئی شخص چوری یا زناکاری کرے اور خدا کو طاقت بھی سب طرح سے ہی تو پھر چہا نہیں کیوں ایسے افعال سرزد ہوتے ہیں اگر کوئی پہرہ دار سپاہی رات کے وقت چور کو نقب لگاتے ہوئے دیکھ لے اور اُسکو نقب سے بند نہ کرے تو کیا یہہ کہنا بیجا ہی کہ چور نے پہرہ دار کی مرضی کے موافق نقب لگائے - اسیطرح جبکہ خدا ہر ایک کے فعلوں کی طرف دیکھ رہا ہی اور بُرے کام کرنے والونکو روکتا نہیں ہی تو بتلاؤ خدا کی مرضی سے وہ کام نہیں ہوتے تو اور کیا ہی اِس سے میرا مطلب یہہ ہی کہ جبکہ ہر ایک فعل خدا کی

مرضی کے موافق ہورہا ہی تو پھر جزا و سزا کے کیا معنے - فرض کرو کہ میرا ایک نوکر ہی جب وہ میرے حکم کی پوری پوری تعمیل کریگا تو میں اُسپر کیوں ناراضگی ظاہر کرونگا - بلکہ خوش ہونگا +

جواب سایل کے خیال میں ایک بھاری غلطی ہی اسلئے کہ اگرچہ ہم آپ کے اصول کو منظور کریں لیکن ایک اَور بات جو سایل کے خیال میں نہیں آئی ہوگی سو یہہ ہی کہ خدا کی پاک ذات میں جو کہ بالکل کامل ہی اختلاف ہو نہیں سکتا پس جس حال میں کہ خدا کے احکام ہر طرح کے گناہ و خرابی کو بالکل منع کرتے ہیں اور جس حال میں کہ یہہ احکام نہ صرف اُن کتابوں میں جو خدا کا کلام کہلاتی ہیں مرقوم ہیں بلکہ ہر ایک انسان کے دل پر بھی منقوش ہیں تو معلوم ہوا کہ جب خدا نے انسانکو پیدا کیا تو گناہ کروانیکے واسطے پیدا نہیں کیا تھا اگر پوچھا جاوے کہ گناہ شروع میں کہانسے پیدا ہوا تو اُسکا جواب خدا نے کسی پر ظاہر نہیں کیا ہی - اگر دریافت کیا جاوے کہ وہ کب اور کسطرح دنیا میں نمودار ہوا تو یہہ توریت کے شروع میں صاف ظاہر ہی - ہم لوگوں کے لئے صرف اِسیقدر کافی ہی کہ گناہ ہی اور ہم گنہگار - اور نیز یہہ کہ یہہ گناہ خدا سے نہیں ہوا اور اگرچہ گنہگار کرنے پاتے مگر خدا کو ہرگز ہرگز یہہ کام پسند نہیں آتا - یاد رکھنا چاہئے کہ خدا نے انسان کو خود مختار بنایا ہی اور اگرچہ خدا اُس سے گناہ کرواتا تو خود مختاری کہاں رہتی - ہاں یہہ بھی خیال کرنا چاہئے کہ گنہگار زبردستی سے نجات بھی نہیں پاتا مگر جو اپنی خوشی سے توبہ کرکے مسیح پر ایمان لاتا ہی تو نجات پاتا ہی +

(ایڈیٹر)

اخبارات تار برقی

کابل - ۴ - فروری ۱۸۸۰ع - سب سے بعد کی خبروں سے واضح ہوتا ہی کہ محمد حسین سابق گورنر جلال آباد تنخود واقعہ علاقہ لوگار میں علاجمع کر رہا ہی اور اُس ضلع کی رعایا اُسکو مالگذاری دینے سے انکار کرتی ہی - طاہر خان غزنی میں تھا اور چند روز ہوئے کہ وہانسے وردک کی طرف روانہ ہونیوالا تھا تاکہ وہاں کے لوگوں کو برانگیختہ کرے - یہہ شخص بموجب حکم محمد جان تمام سپاہیوں کی اور اُن کے دیہات کی جہاں وہ رہتے ہیں فہرستیں طیار کر رہا ہی - یہہ لوگ ایک تلہ طلائی اور ایک من آٹا ماہوار تنخواہ دیتے ہیں - مسیر بچہ ابھی تک غزنی میں ہی اور خشکی عالم با آرام اپنے گھر میں بیٹھا ہی - سپاہ غزنی کی تعداد کی خبروں میں اختلاف ہی مگر نہایت غالب تعداد ۵ ہزار ہی - موسم بہت سرد ہی - ایک اور خبر سے معلوم ہوتا ہی کہ غالباً ۲۵ تاریخ کو حملہ ہوگا - عام صورت حال یہہ ہی کہ اگر گورنمنٹ کی مدبیر مملکت فی الفور قرار پا جاوے تو معاملات کو با آرام طے کرنے کا زیادہ احتمال ہی اور دوسرے شر و فساد کا احتمال رفع ہو جائیگا +

کلکتہ ۳ - فروری ۱۸۸۰ع - کابل ۲ - فروری - غزنی کی خبر سے واضح ہوتا ہی کہ وہاں باضابطہ سپاہ پیادہ و توپخانہ ہی - بہت سی افواہیں آگے بڑھنے کی تیاریوں کی اور حرکات کی گرم ہیں مگر ابھی تک کوئی صاف خبر کسی بڑے مجمع کی یا کسی کارروائی کی جسمیں اتفاق ہو حاصل نہیں ہو سکتی +

وادی لغمان سے یہہ خبر آئی ہی کہ کرنل بائسرگین صاحب کی فوج یکم فروری کو بلا کسی قسم کی مخالفت کے آگے بڑھی اُمید تھی کہ یہہ فوج دوبلای کوتل تک گرد آوری اور پیمایش کریگی +

گورنر لغمان کابل سے واپس چلا گیا ہی اور اُس سے کہا گیا ہی کہ تمام رسد کا جسکی ہماری فوج کو ضرورت ہی انتظام کرے +

کلکتہ - ۴ - فروری ۱۸۸۰ع - کابل مورخہ ۳ فروری - یکم فروری کو ایک کاروان اسلحہ اور خزانہ کا پہونچ گیا - ذخایر کمسریٹ بذریعہ مقامی باربرداری کے قاعدہ کے موافق چلے آتے ہیں - اتوار کو اور آج (منگل کو) برف پڑی - اب مطلع صاف اور شفاف ہی - کل رات ۱۸ درجہ دھند رہی - لغمان سے قابل اطمینان خبریں آئیں کہ رسد اور چارہ بہم پہونچ سکتا ہی کئی سردار جنرل برائٹ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گئے ہیں عظمت اللہ خان و بہرام خان و دیگر مردمان کلان ابھی تک الگ ہیں - کابل اور نواح کابل کی صورت حال حسب دستور ہی - شیرپور اور بالاحصار کی مورچہ بندی بعجلت تمام جاری ہی - سیاہ سنگ کی مورچہ بندی بھی شروع ہو گئی ہی - ڈاکٹر باسرو صاحب کل کابل میں پہونچ گئے + صاحب چیف کمشنر آسام ۲ تاریخ کی صبح کو سلچار میں پہونچے اور تار دیتے ہیں کہ کوئی غارتگریاں نہیں ہوئیں اور نہ ہوئی ہیں - اشتعال صبح کم ہوتا جاتا ہی اور قلی لوگ عموماً بجبر بالادہن کے کام پر واپس آتے جاتے ہیں - اِس سمت میں باقاعدہ بیرونی چوکیاں تنگ رنگ کی ہیں کہ اُن کے نیچے سے ناگا لوگ بغیر ظاہر ہوئے نہیں گذر سکتے - اور آگے کو شمال کیجانب سینی نور کی چوکیاں ہیں - سرحد پر خاص پہرے تعینات کئے گئے ہیں جو شرق کیجانب شروع ہوتے ہیں - دو والیس کی چوکیاں بالادہن اور ڈکسیہ میں اور چار جنگی چوکیاں ڈیٹا چرا اور برنول میں ہیں جو تھالیہ و بیچھیر وکنبر گرام کی خبر رکھتے ہیں - ایک گروہ کو مسٹر سٹیل صاحب کے باغ میں بھی بمقام جیرا قایم کیا گیا ہی کہ وہاں لوگوں کو اطمینان ہو اگرچہ وہاں

کی۔ اِس سے یہہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ سکندر شاہ کے حاضر ہونے سے میر بچہ بھی تابعداری اختیار کریگا کیونکہ ابھی تک دونوں بھائیوں میں عداوت چلی جاتی ہے۔ اِس افواہ کی تصدیق کہ سڑک کھلی ہوئی ہے نہیں ہوئی بعضے کہتے ہیں کہ سڑک جاری ہے مگر بعض کہتے ہیں کہ وہ بانپر خطر ہیں +

کلکتہ ۹ فروری۔ ازکابل ۷ فروری۔ کہتے ہیں شمس عالم نے ایک اشتہار جاری کیا ہے جسمیں کوہستانیوں کو لکھا ہے کہ تم جلد لڑائی کے لئے حاضر ہو جاؤ۔ کوہستان وغلزئی کے بعض فرقوں نے تحریر مذکور کو منظور کر لیا ہے +

علاقہ لغمان سے خبر آئی ہے کہ یہاں کے اکثر ملکدار جرنل ایرٹ صاحب کے پاس آئے ہیں۔ اور یہہ سب کچھہ گورنر لغمان کے ذریعہ سے ہوا ہے جبار خیل کے لوگ ابھی تک حاضر نہیں ہوئے +

جلال آباد سے خبر آئی ہے کہ سنگو خیل و شنواری لوگ پھر برسر فساد ہیں۔ مہمندی باغی جو ملان خیل کی حمایت میں ہیں اُنہوں نے اُن لوگوں کے گھر وں کو پھونک دیا ہے جو ہمنے گورنر لالپورہ کی تعظیم کے لئے گئے تھے اور لوگونکو بغاوت کی تحریک دے رہے ہیں +

بہلولپور ضلع لودیانہ سے ہمارے ایک نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں کہ ۳ فروری کو صاحب ڈپٹی کمشنر لودیانہ نے بہلولپور میں طلبہ مدرسہ کو تالیہ عہ بطور انعام کے دئے۔ اور ہم زور نکو صاحب موصوف نے طلبہ مدرسہ بہلولپور کو لعہ ۵ مرحمت فرمائے۔ اور ۷ فروری کو مدرسہ مڈل ماچھی واڑہ کو للعہ ۵ انعام دئے +

یکم فروری سے ڈاک خانہ بہلولپور ماچھی واڑہ کو تبدیل ہوگیا +

لودیانہ

اتوار سے منگل تک بارش کا لگا رہا۔ اِس عرصہ میں گھٹا گھنگھور اندھا دھند آتی رہی اور منگل کے روز خفیف سی ژالہ زدگی بھی ہوئی

قطعہ تاریخ ولادت دختر نیک اختر مسٹر جیمس امریل متخلص گل

کیا عجب خالق نے بخشی دخت گل کو خوشحال۔
دیکھہ جسکو خوش ہوئے عالم میں ہر ایک خلق و عام
دی ندا ہاتف نے بھی خوش ہو کے یہہ افلاک سے۔
کیوں نہ بلبل روضا نند رکھدے تو گُل کی گل کا نام

سنہ ۱۸۷۹ء

قطعہ تاریخ تولد فرزند ارجمند مسٹر جیمس امریل متخلص گل

فرزند جب ہوا تو سبھوں نے یہہ دی دُعا۔
دُکھہ درد اُس سے سارے الٰہی تو دور رکھ
ہاتف نے دے مبارک گُل کو کہا کہ اب۔
یہہ نام فیمن انجلو امریل پور رکھ۔

سنہ ۱۸۷۹ء

تاریخ تولد پسر خود بطرز غزل

من تصنیف مسٹر جیمس عمریل متخلص گل از روڑ کی

ولا شکر ہے لاکھہ پروردگار۔
پسر جسنے بخشا مجھے گلعذار۔
دعا سبکی کرتا ہے مقبول خالق۔
رکھے صبر گر دل میں اُمیدوار
خوشی آج خالق نے بخشی وہ دلکو۔
کہ تھا روز و شب جسکا میں انتظار۔
نحن دوستوں کی زباں پر یہی ہے۔
ہو عالم میں یہہ طفل عالی تبار
یہ باریں چمن میں خوش ہو عندلیبیں۔
شگفتہ ہو یہہ غنچہ لیل و نہار
ذی اقبال ہو فیمن انجلو عمریل۔
دُعا ہے یہی تجھہ سے اے کردگار
خبر دی یہہ ہاتف نے جسدم خوشی کی۔
ہوئے گُل طبیعت میں باغ و بہار

سنہ ۱۸۷۹ء

مطبع امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری وری صاحب کے اہتمام سے چھپا